سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،25-اپریل2019

(یوم الخمیس،19-شعبان المعظم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 4

247

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ25-اپریل2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال16-2015

ایک وزیر مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- آرڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر آرڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

248

3۔ اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جنکشن کی تعمیر پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال15-2014

ایک وزیر نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جنکشن کی تعمیر پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال15-2014 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروٹیکشن ورکس پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروٹیکشن ورکس پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

249

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعرات، 25-اپریل2019

(یوم الخمیس، 19- شعبان المعظم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 48منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ
بِالْخَيْرِ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

سورۃ بنی اسرائیل آیات 9 تا 11

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے(9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے(11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جہاں بھی ہو وہیں سے دو صدا سرکارؐ سنتے ہیں
سرِ آئینہ سنتے ہیں پسِ دیوار سنتے ہیں
میری ہر سانس ان کی آہٹوں کے ساتھ چلتی ہے
میرے دل کے دھڑکنے کی بھی رفتار سنتے ہیں
میں صدقے جاؤں ان کی رحمت العالمینی کے
پکارو چاہے جتنی بار وہ ہر بار سنتے ہیں
مظفرؔ جب کسی محفل میں میں ان کی نعت پڑھتا ہوں
میرا ایمان ہے وہ بھی میرے اشعار سنتے ہیں

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر!۔۔۔

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 972 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے اور ان کی request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کرلیں تو لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ! آپ کا کیا issue ہے؟

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی محترمہ نگہت میر کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! ہماری بڑی پیاری بہن محترمہ نگہت میر جن کا تعلق جہلم سے تھا وہ سابقاً صوبائی اسمبلی کی ممبر رہ چکی ہیں اور قومی اسمبلی کی بھی ممبر رہ چکی تھی۔ وہ کل وفات پا گئی ہیں تو لہٰذا ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نگہت میر کے لئے دعا مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت میر کے لئے دعائے مغفرت کرائی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1206 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1249 جناب علی عباس خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1276 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی ایچ اے کے پاس سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1276: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان میں سے کتنی ناکارہ ہیں؟

(ب) کتنی گاڑیاں افسران کے زیر استعمال ہیں اور کتنی گاڑیاں اور ٹریکٹر پارکس کے کاموں کے لئے مختص ہیں؟

(ج) مندرجہ بالا وہیکلز کے لئے مینٹیننس/پٹرول کی مد میں سال 17-2016 اور 18-2017 میں کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا پی ایچ اے ساہیوال کے پاس گاڑیاں/ٹریکٹرز کی تعداد پارکس/آبادی کے لحاظ سے کافی ہے اگر کم ہے تو کب تک مزید فراہم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ہ) پی ایچ اے ساہیوال کی حدود میں کون کون سے پارکس اور روڈز ہیں کیا میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے کام کر رہی ہے اگر ہاں تو کتنا کام اس کمیٹی کی حدود میں ہوا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) صرف ایک گاڑی ڈبل کیبن ڈالہ ترمیم شدہ ازاں سنگل کیبن ہے اور کوئی بھی ناکارہ گاڑی نہ ہے۔

(ب)

(i) صرف ایک گاڑی جو کہ ترمیم شدہ ڈبل کیبن ڈالہ افسران کے زیر استعمال ہے جبکہ مشینری کی مد میں آٹھ ٹریکٹر اور دو Isuzu گاڑی واٹر باؤزر ہیں جو کہ پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال، پانی دینے اور دیگر امور کے لئے مختص ہیں۔

(ii) تمام مشینری قابل استعمال ہے اور کوئی بھی ناکارہ نہ ہے۔

(ج) درج بالا گاڑی/مشینری کے استعمال اور دیکھ بھال وغیرہ کے اخراجات برائے سال 17-2016اور18-2017اس طرح ہیں

(i) سال17-2016 = 30,73,624/-روپے

(ii) سال18-2017 = 50,98,178/-روپے

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د)

(i) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس افسران کے استعمال کے لئے گاڑیاں موجود نہ ہیں۔ صرف ایک ترمیم شدہ سنگل کیبن ڈالہ ہے جو کہ دیگر اشیاء اور پودوں کی نقل وحمل کے علاوہ بوقت ضرورت افسران بھی اسی کو استعمال کرتے ہیں۔

(ii) پی ایچ اے ساہیوال کو افسران کے لئے سرکاری گاڑیوں کی اشد ضرورت ہے۔

(iii) پی ایچ اے ساہیوال کے پاس پارکس کی تعداد کے حساب سے موجود ٹریکٹروں کی تعداد مناسب ہے اور پارکس/گرین بیلٹس کو پانی فراہم کرنے کے لئے گاڑیوں/واٹر باؤزر کی مناسب تعداد موجود ہے۔

(ہ)

(i) پی ایچ اے ساہیوال اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود)شہری حدود ساہیوال(میں کام کر رہی ہے۔

(ii) پی ایچ اے ساہیوال کے زیر انتظام پارکس کی تعداد29 بر قبہ 116.42 ایکڑ، گرین بیلٹس کی تعداد20 بر قبہ32 ایکڑ اور چوک وغیرہ کی تعداد12 رقبہ2.8 ایکڑ ہے۔ نرسری پی ایچ اے کا رقبہ 2ایکڑ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے ساہیوال کام نہیں کر رہی ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال کے مالی وتکنیکی معاملات، افرادی قوت کی تعداد اور دیگر امور کی وجہ سے پی ایچ اے ساہیوال شہر سے باہر کام کرنے سے قاصر ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(د) میں پوچھا گیا تھا کہ پی ایچ اے ساہیوال میں پارکس آبادی کے لحاظ سے کم ہیں تو کب تک مزید فراہم کرنے کا ارادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پی ایچ اے ساہیوال میں گاڑیوں کی ضرورت ہے اور صرف ایک گاڑی ان کے زیر استعمال ہے۔ماضی میں PHAs کو proper funding نہیں ہوتی رہی، ان کے پاس مشینری اور equipment نہ ہونے کی وجہ سے کام بھی متاثر ہو رہا ہے۔ آئندہ بجٹ میں ہم تمام PHAs کے لئے ایک جامع منصوبہ بنا رہے ہیں اور اس میں پی ایچ اے ساہیوال بھی شامل ہے۔اس منصوبے کے تحت تمام PHAs کو ان کی ضرورت کے مطابق گاڑیاں فراہم کی جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پی ایچ اے ساہیوال کی جانب توجہ دلائی ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (ہ) میں پوچھا ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کی حدود میں کون کون سے پارکس اور روڈز ہیں، کیا میونسپل کمیٹی کمیر میں پی ایچ اے کام کر رہی ہے اگر ہاں تو کتنا کام اس کمیٹی کی حدود میں ہوا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال اس وقت میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود (شہری حدود ساہیوال) میں کام کر رہی ہے۔ پارک اینڈ ہارٹیکلچر ایک پورا ادارہ ہے۔ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں تو already میونسپل کارپوریشن بھی کام کر رہی۔ پی ایچ اے میونسپل کارپوریشن کی حدود سے باہر کام کیوں نہیں کر رہی؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پی ایچ اے کا دائرہ کار شہری حدود تک ہے۔ پی ایچ اے کا قانون آپ کے دور حکومت میں بنایا گیا تھا اور اس کا دائرہ کار شہری حدود کے اندر اندر رہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی شہر میں ہوتی ہے اور کمیر ایک شہر ہے تو پی ایچ اے کمیر شہر میں کیوں کام نہیں کرتی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے پی ایچ اے کو بنایا اور اس کا دائرہ کار شہر کے اندر اندر رکھا۔ اُس وقت چاہئے تھا کہ اس کے دائرہ کار یا حدود کو extend کر لیتے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ پی ایچ اے ساہیوال کے پاس شہری حدود کے لئے وسائل موجود نہیں ہیں جبکہ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ یہ شہر کی حدود سے پانچ سات کلو میٹر دُور جا کر کمیر میونسپل کمیٹی میں بھی کام کرے۔ ابھی حالات اس کی اجازت دیتے ہیں

اور نہ ہی پی ایچ اے کو اتنا پھیلایا جا سکتا ہے۔ وہ میونسپل حدود کے اندر ہی کام کرے گی اور پی ایچ اے کے جو وسائل کم ہیں ہم ان کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی حکومت نے پی ایچ اے کا ادارہ بنا تو دیا لیکن اس وقت اس کے حالات انتہائی ابتر ہیں کیونکہ ان اداروں کو فنڈز نہیں دیئے گئے۔ منسٹر صاحب کی بات صحیح ہے کہ پہلے جو چیز بن گئی ہے اس کو strengthen ہو لینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا مجھے بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کو اجازت ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ سال 17-2016 میں پی ایچ اے ساہیوال کو -/30,73,624 روپے کے فنڈز دیئے گئے اور اسی طرح 18-2017 میں -/50,98,178 روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ پی ایچ اے ساہیوال کو فنڈز تو ملے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے میونسپل کارپوریشن کے ساتھ ساتھ میونسپل کمیٹی کے لئے عرض کیا ہے یعنی پی ایچ اے ساہیوال میونسپل کمیٹی کمیر میں بھی کام کرے۔ میں نے rural area کے لئے نہیں کہا بلکہ میونسپل کمیٹی کمیر کے لئے گزارش کی ہے اور یہ میری بڑی جائز demand ہے۔ پی ایچ اے ساہیوال کارپوریشن کی حدود میں کام کر رہی ہے اگر آپ اس کا دائرہ کار بڑھا کر اسے میونسپل کمیٹی کمیر کی حدود میں بھی کام کرنے کا حکم دے دیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور وہاں کی عوام آپ کو دعائیں دے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میری بات سُنیں۔ ضلع کے اندر بہت سی میونسپل کمیٹیاں ہوتی ہیں تو سب کو پی ایچ اے کے دائرہ کار میں کیسے لایا جا سکتا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضلع ساہیوال میں تو ایک ہی میونسپل کمیٹی ہے لہٰذا میونسپل کمیٹی کمیر کے لئے منسٹر صاحب مہربانی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزشتہ دس سال مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے۔ اُس وقت انہیں میونسپل کمیٹی کمیر یاد نہیں آئی کہ اس کو پی ایچ اے ساہیوال کے دائرہ کار میں لانا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ پچھلی حکومت نے پی ایچ اے بنا تو دی لیکن اس کے بہت ابتر حالات ہیں۔ پی ایچ اے ساہیوال کو 17-2016 میں 30 لاکھ روپے اور 18-2017 میں 50 لاکھ روپے کے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ اتنی رقم سے کیا کام ہو سکتا ہے، plantation کیسے ہو سکتی ہے اور باقی کام کیسے کئے جا سکتے ہیں؟ لہٰذا حکومت کا ابھی تک کوئی ایسا ارادہ نہیں کہ میونسپل کمیٹی کمیر کو پی ایچ اے ساہیوال کے دائرہ کار میں لایا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے یہ اچھا کام دکھایا ہے کہ 20 یا 30 لاکھ روپے کے فنڈز رکھوا دیئے ہیں تاکہ سکیم ongoing ہو سکے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں in the lighter way کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ منسٹر صاحب مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت کے دس سال بھول نہیں رہے۔ انہیں ground reality کا علم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ میونسپل کمیٹی کمیر ایک سال پہلے وجود میں آئی ہے اس لئے یہ دس سال کے معیار میں نہیں آتی۔ اگر منسٹر صاحب مہربانی کر کے میونسپل کمیٹی کمیر کو پی ایچ اے ساہیوال کے دائرہ کار میں لانے کے لئے احکامات صادر کر دیں تو کمیر شہر کے عوام انہیں اور آپ کو بہت دعائیں دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1416 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور عوامی کالونی میں سیوریج کے پانی کی نکاسی سے متعلقہ تفصیلات

*1416: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) میں سیوریج سسٹم نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج کا گندا پانی کالونی کے درمیان ایک کھولے پلاٹ میں پھینکا جارہاہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم ڈالنے اور سیوریج کے پانی کو کالونی سے باہر کسی سرکاری جگہ پر پھینکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) اس وقت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہے۔ گندے پانی کی نکاسی کے لئے اس کالونی میں نالیاں بنی ہوئی ہیں۔

(ب) میونسپل کمیٹی جام پور کی ذمہ داری ہے کہ اس کالونی کے گندے پانی کو نکالنے کے لئے نالیوں کی صفائی کا خاطر خواہ انتظام کرے۔ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات خالی پلاٹ میں گندا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

(ج) درج ذیل منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

"اربن سیوریج ڈرینج ٹف ٹائل سکیم جام پور سٹی تبدیلی پرانا سیور اور نیو سیور سسٹم ان فیصل کالونی، شاہ جمال کالونی اور تتار والا جام پور ضلع راجن پور"

اس پر اب تک 220.169 ملین فنڈز مہیا کئے گئے۔ جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیور کا 70 فیصد کام ہو گیا ہے۔

مزید کام جاری ہے ٹرنک سیور مکمل ہونے کے بعد اندرون شہر سیور اور بقایا کام کیا جائے گا۔ عوامی کالونی ایسٹیمیٹ میں شامل ہے جیسے ہی مزید فنڈز مہیا ہوئے سیور و نالیوں کا کام اس کالونی میں مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) کے سیوریج سسٹم کے حوالے سے یہ سوال تھا۔ جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ اس وقت عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم نہ ہے۔ گندے پانی کی نکاسی کے لئے اس کالونی میں نالیاں بنی ہوئی ہیں اور ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں۔ منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی گلیوں کو ٹف ٹائل کیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ اب کتنی گلیوں میں ٹف ٹائلز لگی ہیں اور کتنی گلیوں میں نہیں لگ سکیں اس بارے میں محکمہ سے انفارمیشن لے کر میں معزز ممبر کو فراہم کر دوں گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوری عوامی کالونی کے حوالے سے میرا سوال ہے۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ کالونی میں ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں اور نالیاں بنی ہوئی ہیں۔ مجھے منسٹر صاحب سے یہ تفصیل چاہئے کہ کتنی گلیوں میں ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں اور وہاں پر نالیاں بنی ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سُنیں۔ میں نے آپ کا سوال اور جواب پڑھا ہے۔ آپ کو جو انفارمیشن لینی چاہئے وہ آپ نہیں لے رہیں۔ آپ یہ پوچھیں کہ عوامی کالونی تحصیل جام پور (راجن پور) میں جہاں سیوریج سسٹم نہیں ہے کیا حکومت وہاں پر سیوریج سسٹم دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، آپ نے ٹف ٹائل کیا کرنی ہے؟ وہاں پر تو سیوریج سسٹم ہی نہیں ہے تو پھر آپ نے ٹف ٹائل کو کیا کرنا ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہاں پر تو سیوریج سسٹم ہی نہیں ہے تو پھر ٹف ٹائلز کیسے لگ گئیں اور نالیاں کیسے بن گئی ہیں، جب سیوریج سسٹم نہیں ہے تو پھر کہاں ٹف ٹائلز لگی ہوئی ہیں اور کہاں پر نالیاں بنی ہوئی ہیں؟ حکومت ہمیشہ on the floor of the House غلط بیانی کرتی ہے اور غلط جواب دیتی ہے۔ یہاں پر ہر بات کا غلط جواب دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھ جائیں اور پہلے میری بات سُنیں۔ میں نے آپ کو تھوڑا guide کر کے صحیح سمت کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہاں پر ہر بات کا غلط جواب دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل درست نہیں ہے۔ ٹف ٹائلز لگائی گئیں یا نہیں، یہ مسئلہ نہیں بلکہ وہاں پر اصل میں سیوریج کا problem ہے۔ آپ اپنی میونسپل کمیٹی جام پور (راجن پور) کے حوالے سے یہ پوچھ سکتی ہیں کہ کیا حکومت یہاں پر proper سیوریج سسٹم کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ سیوریج سسٹم بن جائے تو لوگوں کو صاف پانی مہیا ہوتا رہے گا اور وہاں پر گلیوں میں بارش کے دوران پانی اکٹھا نہیں ہو گا۔ اصل بات تو یہ ہے جو آپ کر نہیں رہیں۔ آپ نے ٹف ٹائلز کو کیا کرنا ہے؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! عوامی کالونی تحصیل جام پور ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم ہے اُس کے اندر باقاعدہ سیوریج سسٹم نہیں ہے، نالیاں بنی ہوئی ہیں اور proper disposal نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر اکثر گندا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے محترمہ کے سوال کے جز (ج) کا جواب دیا ہے کہ اس منصوبے کے اوپر 365 ملین روپے کا تخمینہ ہے جو 2014 کو منظور ہوا۔ اس کے ذریعے سے 220 ملین روپے کے فنڈز مہیا کئے گئے جو خرچ ہو چکے ہیں، ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے اور trunk sewer کا 70 فیصد کام بھی مکمل ہو گیا ہے۔ مزید کام کے لئے جو رقم درکار ہے آئندہ جو رقم ملے گی اُس رقم سے اس کام کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس کا اصل جواب تو آ گیا ہے۔ یہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیاں ٹاؤن بنا تو دیتی ہیں لیکن وہ اُن میں سیوریج کا انتظام رکھتی ہیں نہ ان کا کوئی اور proper انتظام ہوتا ہے اور لوگ بے چارے وہاں پر جا کر آباد ہو جاتے ہیں اُس کے بعد یہ سوسائٹیوں والے وہاں نظر نہیں آتے اور پھر یہ حکومت کے پیچھے لگ جاتے ہیں کہ جی آپ بنائیں، آپ بنائیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ عوامی کالونی شہر کے اندر ہے اور پچھلے 60/50 سال سے وہاں پر لوگ بس رہے ہیں۔ ہم سوال کوئی اور پوچھتے ہیں اور یہاں پر جواب کوئی اور دیا جاتا ہے۔ میں عوامی کالونی کے حوالے سے پوچھ رہی ہوں اور محکمے نے جواب میں پورے جام پور شہر کے بجٹ کا ذکر کیا ہوا ہے جبکہ میں نے پورے جام پور شہر کا پوچھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے specifically عوامی کالونی کا پوچھا ہے اُس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ یہاں پر ہر سوال کے جواب میں حکومت غلط بیانیاں کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ عوامی کالونی جام پور ٹی ایم اے سے پاس شدہ ہے لیکن اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے نالیاں بنائی ہوئی ہیں اور ادھورا کام چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ حکومت کا یہ کام نہیں ہے کہ ڈویلپر دوڑ جائے اور حکومت سرکاری خزانے سے ڈویلپمنٹ کی سہولتیں لوگوں کو دے۔ جام پور شہر کی پوری سکیم کے اندر عوامی کالونی کی disposal بھی شامل ہے اُس کے لئے حکومت کام کر رہی ہے اور اس کا 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1505 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1542 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1562 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1564 بھی محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں واٹر سپلائی سکیمز سے متعلقہ تفصیلات

*1576: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی کون کون سی سکیمیں اور منصوبہ جات سال18-2017میں مکمل کی گئیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں چالو حالت میں اور کتنی بند پڑی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال18-2017کے دوران کل چار واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کی گئیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہے:

1- بسم اللہ پور تحصیل رحیم یار خان۔ 2- موضع شاہ گڑھ تحصیل رحیم یار خان۔
3- چک نمبر216/P تحصیل صادق آباد۔ 4- چک نمبر72/A تحصیل خان پور۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں کل 236 دیہی واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی جس میں سے150 سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور 86 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ ان میں سے18 واٹر سپلائی سکیموں کی دیہی کمیونٹی زیرِ زمین میٹھا پانی ہونے کی وجہ سے ان کو چلانے میں عدم دلچسپی ظاہر کرتی ہے جبکہ68 سکیمیں زائد المیعاد ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں جن کو مرحلہ وار چالو کیا جائے گا۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ18 واٹر سپلائی سکیموں کی دیہی کمیونٹی زیر زمین میٹھا پانی ہونے کی وجہ سے ان کو چلانے میں دلچسپی نہیں لیتی مگر کیا یہ حکومت کی ذمہ واری نہیں ہے کہ پانی کی فراہمی جیسے بنیادی حق کو حکومت make sure کرے کہ وہاں پر فراہم کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان سکیموں کو مکمل کرنا محکمے کی ذمہ داری ہے لیکن ان سکیموں کے operation and maintenance کے لئے مقامی user committees ہوتی ہیں اور اگر کہیں پر کوئی ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کمیٹی ہے تو ہم ان سکیموں کو اُن کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ آئندہ اس کے operation and maintenance کو برداشت کریں۔ یہ وہی سکیمیں ہیں جن کے اندر میٹھا پانی ہے تو لوگ ہینڈ پمپ یا اپنا بور لگا کر پانی نکالتے ہیں اور اُن کی عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ سکیمیں بند پڑی ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ شاید وزیر موصوف کے علم میں نہیں ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو واٹر سپلائی سکیموں کا بجلی کا بل بھرنے تک کی اجازت نہیں ہے اور جناب محمد بشارت راجا سے اس کی وضاحت لی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! عرض ہے کہ حکومت وقت لوکل گورنمنٹس کو بااختیار کرے اور اُن کو اجازت دے کہ وہ اپنی یونین کونسل، اپنی گلیوں اور اپنے کوچوں کے مسائل حل کر سکے۔ وزیر موصوف اس پر کوئی واضح حکمت عملی بنائیں کیونکہ یہ کوئی حکومت کا یا حزب اختلاف کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ پنجاب میں 36 اضلاع ہیں جن میں بیشتر یونین کونسلیں اور میونسپل کمیٹیاں ہیں لیکن اُن کے پاس کوئی اختیار ہی نہیں ہے تو وہ کیسے یہ معاملات حل کر سکتے ہیں لہٰذا وزیر موصوف اس کا جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! معزز ممبر سید عثمان محمود درست فرما رہے ہیں پورے پنجاب میں سینکڑوں کے حساب سے ان سکیموں کا کوئی میکنزم نہیں ہے کہ اُن کی operation and maintenance کون کرے گا؟ محکمہ وہاں پر فلٹریشن پلانٹ بھی لگا دیتا ہے، وہاں پر پائپ بھی بچھا دیتا ہے اور infrastructure مکمل ہوتا

ہے لیکن کوئی میکنزم نہ ہونے کی وجہ سے 662 سکیمیں پورے پنجاب میں ایسی ہیں جو بند پڑی ہیں۔

جناب سپیکر! اب جس طرح انہوں نے توجہ دلائی ہے یہ حکومت کے پیش نظر ہے ہم مکمل لوکل گورنمنٹ کا سسٹم دے رہے ہیں۔ یہ تمام سکیمیں جو متعلقہ لوکل گورنمنٹ کو hand over کریں گے۔ ہم انہیں اختیار دیں گے کہ وہ اس کا سارا O&M برداشت کریں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم جب بنے گا تو ہی اختیارات انہیں decentralize کر کے دیئے جائیں گے۔ اس میں سال سوا سال لگے گا لیکن یہ روزمرہ کے مسائل ہیں۔ ہر ہفتہ، ہر چوتھے اور دسویں دن معاملات حل ہونے والے مسائل ہیں۔ میں آپ کے توسط سے حکومت وقت سے یہ گزارش کروں گا کہ under the leadership of Raja Basharat sahib اس پر کوئی ایسا میکنزم بنایا جائے کیونکہ وہ ان معاملات کو ہم سب سے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس پر لوگوں کو at least relief دیا جائے۔

جناب سپیکر! آپ میرے اور میاں شفیع محمد کے حلقوں کو دیکھ لیں تو یونین کونسل رانجھے خان، محمد پور، آدم صابہ، ججہ عباسیاں، نواں کوٹ اور گڑھی اختیار خان میں واٹر سپلائی کے معاملات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہی درخواست کروں گا کہ اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے آپ کی بات سننے سے پہلے ہی لوکل گورنمنٹ کا قانون آپ کی سہولت کے لئے جلدی لا رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں اس میں سارے مسائل حل ہوں گے۔ اب اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں پہلے درخواست کروں گی کہ اگر آپ نے گورنمنٹ کو favour کرنا ہے اور انہوں نے جواب نہیں دینا تو پھر ہم سوال ہی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سو بسم اللہ سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وہاں سے جواب تو آتے نہیں اور آپ درمیان میں ان کو support کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی سہولت کے لئے اور آپ کا focus to the point اس لئے کر رہا تھا۔ اس وقت جو نظام چل رہا ہے اس میں سب سے بڑا مسئلہ ہی سیوریج کا ہے۔ میں نے اس طرف آپ کا focus کیا تھا۔ اس کے علاوہ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جتنی پرائیویٹ کالونیاں بنتی ہے تو وہ پلاٹ بیچ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کوئی سڑک proper بناتے ہیں اور نہ ہی سیوریج کا انتظام کرتے ہیں پھر نمائندوں کو پکڑ کے کہتے ہیں کہ یہ کام حکومت سے کرائیں۔ آپ کے علاقے یا راجن پور کی بات نہیں ہے بلکہ ساری جگہوں پر اسی طرح ہے اور پورے پنجاب میں اسی طرح ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ہم پوچھتے کچھ اور ہیں اور جواب کچھ اور آتا ہے۔ ہم اس چیز کو mention بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اپنا سوال پوچھئے۔ آپ بسم اللہ کریں ساری کسر اس سوال میں نکال لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1578 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: تحصیل جام پور کے پرانے سیوریج سسٹم کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

***1578: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جام پور شہر (ضلع راجن پور) میں سیوریج سسٹم کب ڈالا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت جام پور شہر کے پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جام پور شہر میں 98-1997 میں سیوریج ڈالا گیا۔

(ب) پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔

(ج) درج ذیل منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

"اربن سیوریج ڈرینج ٹف ٹائل سکیم جام پور سٹی تبدیلی پرانا سیوراور نیو سیور سسٹم ان فیصل کالونی، شاہ جمال کالونی اور تتار والا جام پور ضلع راجن پور" اس پر اب تک 220.169 ملین فنڈز مہیا کئے گئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ٹرنک سیور کا 70 فیصد کام ہو گیا ہے۔

مزید کام جاری ہے ٹرنک سیور مکمل ہونے کے بعد اندرون شہر سیور اور بقایا کام کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ:

"کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟"

جناب سپیکر! اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ:

"پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔"

جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں سوال کیا ہے اور جواب کیا دیا گیا ہے۔ ہمیں منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ کہاں سے relation نکالتے ہیں۔ ہم کہاں جائیں اور ان سوالوں کا جواب کس سے لیں۔ یہ اپنی مرضی کے جواب دے دیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان سے پوچھ لیں کہ ان کا ضمنی سوال کیا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا ہے اس کا جواب ہی نہیں تو ضمنی سوال کہاں سے آئے گا۔ سوال کچھ کیا جاتا ہے اور جواب کچھ اور دیا جاتا ہے۔ کیا پی ٹی آئی کی ساری گورنمنٹ ہی ہوش میں نہیں ہے اوپر سے لے کر پنجاب تک کسی کو بھی ہوش نہیں ہے کہ کیا پوچھا جا رہا ہے اور کیا جواب دیا جا رہا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنے سوال کی حد تک رہیں اور political comment بازی نہ کریں۔ آپ specifically سوال کریں میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ اس میں پی ٹی آئی اور زرداری صاحب کو نہ لے کر آئیں۔ آپ سوال پوچھیں میں اس کا جواب آپ کو دوں گا۔

جناب سپیکر! محترمہ نے جز (الف) جام پور شہر (ضلع راجن پور) میں سیوریج سسٹم کب ڈالا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جام پور شہر میں 98-1997 میں سیوریج ڈالا گیا۔ پھر جز (ب) میں پوچھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے اور اکثر بند رہتا ہے جس کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ پرانے سیوریج کو چلانے کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی جام پور کی ہے۔ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کی نہیں ہے یعنی یہ میرے محکمہ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس سیوریج کو maintain کرنا یا چلانا وہاں کی لوکل گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔ اس کے بعد آپ نے جز (ج) میں پوچھا کہ کیا حکومت جام پور شہر کے پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا تفصیلی جواب آ گیا ہے کہ منصوبہ مبلغ 365.753 ملین روپے کے تخمینہ سے مورخہ 23.12.2014 کو منظور ہوا۔

جناب سپیکر! اب محترمہ بتا دیں کہ کون سا اور سوال پوچھنا چاہتی ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ اس پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ آپ کہیں ہاں رکھتے ہیں یا کہیں نہ رکھتے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! محترمہ جواب پڑھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہم نے اس میں اتنے پیسے تبدیل کرنے کے لئے منظور کئے جس میں سے 220.169 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں۔ ڈسپوزل سسٹم مکمل ہو گیا ہے۔ ٹرنک سیور کا 70 فیصد کام ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مزید فنڈز ملنے کے بعد مکمل کیا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ سکیم 20 سال پرانی ہے۔ میں نے یہ سوال کیا کہ کیا اب حکومت اس کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔ انہوں نے 20 سال پرانی تفصیلات بتا دی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! بات سن لیں۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ کیا یہ سکیم مکمل ہو جائے گی یا کب مکمل ہو گی۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے خود بتایا ہے کہ یہ 20 سال پرانی سکیم ہے کہ وہ سیوریج سسٹم 98-1997 میں ڈالا گیا۔ کیا یہ اس کو renew کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بہن کو ویسے موقع دے دیں کہ یہ آدھ گھنٹہ اپنے علاقہ کے مسائل کے حوالے سے تقریر کر لیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ سوالات کی کاپی میں فارسی یا عربی میں کچھ لکھا ہوا ہے جو ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ میں بتا رہا ہوں کہ ہم نے approve کیا ہوا ہے کہ اتنے پیسے لگ چکے ہیں اور 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے اتنے پیسے مزید ملیں گے تو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ یہ پھر کہہ رہی ہیں کہ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر! میری سمجھ سے تو باہر ہے انہیں ویسے موقع دے دیں کہ یہ ہاؤس سے آدھ گھنٹہ خطاب فرمالیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ پرانا سسٹم ہے۔ کیا یہ نیا ڈالنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ اگر یہ نہیں کہیں گے تو میں بھی صبر کر کے بیٹھ جاؤں گی اللہ ہمارا مالک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بول ہی نہیں رہیں۔ آپ بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ مجھے اتنے پیار سے دیکھ رہے ہیں تو پھر میں کیا بول سکتی ہوں۔ اتنے پیار سے دیکھنے کے بعد تو میری بولتی بند ہو گئی ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے کہ 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے باقی کام کے لئے حکومت کوئی بجٹ رکھنا چاہتے ہیں؟ ہاں یاناں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: سارے ہاں کر دیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں موجود معزز ممبران نے یک زبان "ہاں" کہا)

سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں درختوں کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

972*: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال میں سگنلز فری روڈ اور اورنج لائن ٹرین کے لئے سینکڑوں کے حساب سے قدیم اور قد آور درخت لاہور میں کاٹے گئے؟

(ب) ان قیمتی درختوں کو کس قانون کے تحت کاٹا گیا؟

(ج) اس ناقابل تلافی نقصان کے ازالہ کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنے نئے درخت لگائے گئے تو ان کی نشاندہی کی جائے؟

(د) ان کی حفاظت کا کیا طریق کار ہے، واضح کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں سگنل فری روڈ سے 95 درخت شیشم یونٹ 1262.221 کاٹے گئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین کے راستے میں 198 درخت کاٹے گئے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین اور سگنل فری روڈ کی تعمیر ایک عوامی فلاحی منصوبہ تھا جسے LDA اور TEPA نے مکمل کیا پی ایچ اے نے درختوں کی کٹائی کا کام ڈیپازٹ ورک کی حیثیت سے کیا ایسے منصوبوں میں جب سرکاری طور پر زمین حاصل کر لی جاتی ہے تو منصوبے کی تکمیل کے لئے درختوں اور دوسری عمارتوں وغیرہ کو ہٹانا ضروری ہوتا ہے۔ پی ایچ اے ایکٹ 2012 کی شق 5 / 21 کے مطابق غیر سرکاری سطح پر بلا اجازت درخت کاٹنا منع ہے تاہم اتھارٹی کو عوامی فلاح کے لئے ایسا کرنا پڑا جس کی ایکٹ میں کوئی ممانعت نہیں مزید یہ کہ مکمل ہو جانے والی سڑکوں پر درخت لگوا دیئے گئے جبکہ اورنج لائن ٹرین کے روٹ پر بھی 1600 کے قریب درخت لگانے کا منصوبہ ہے۔ ایل ڈی اے اور ٹیپا کے جاری شدہ خطوط کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جیل روڈ سگنل فری corridor میں 500 درخت جبکہ ایوان تجارت سگنل فری روڈ پر موقع کی مناسبت کے مطابق 85 درخت لگائے گئے اورنج لائن ٹرین کے راستے پر کام مکمل ہوتے ہی درخت لگا دیئے جائیں گے۔ اندازے کے مطابق یہاں 1600 کے قریب درخت لگانے کی گنجائش ہے۔

(د) ان کی حفاظت کے لئے مالی اور سکیورٹی گارڈز موجود رہتے ہیں جبکہ بروقت پانی دینے اور بیماریوں سے بچانے کے لئے ادویات و کھاد ڈالنے کا مربوط نظام موجود ہے۔

لاہور: لیاقت آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

***1206: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لیاقت آباد تحصیل ماڈل ٹاؤن لاہور کے محلہ جات جن میں پنڈی راجپوتاں، سالار روڈ، اکبر شہید روڈ، کوثر کالونی اور سرکاری بھٹہ وغیرہ میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) سال 19-2018 میں مذکورہ سکیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقے میں واٹر سپلائی ٹھیک کرنے اور واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی فلٹریشن پلانٹ نصب نہ ہے۔ مذکورہ علاقوں کے درج ذیل مقامات پر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں:

1. لیاقت آباد نزد سالار روڈ پنڈی راجپوتاں اور کوثر کالونی
2. اکبر شہید روڈ
3. ایس(S) بلاک ماڈل ٹاؤن
4. آر(R) بلاک ماڈل ٹاؤن
5. کیو(Q) بلاک ماڈل ٹاؤن

(ب) مالی سال 19-2018 میں مذکورہ علاقوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کے حوالے سے کسی سکیم کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ مارچ 2019 میں مذکورہ علاقے سے پانی کے نمونہ جات لے کر واسا لیبارٹری میں چیک کئے گئے ہیں اور رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ علاقے کا فراہمی آب کا نظام درست کام کر رہا ہے اور پانی کے نمونہ جات واسا لیبارٹری میں چیک کئے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ مذکورہ علاقے میں پانچ فلٹریشن پلانٹس پہلے ہی کام کر رہے ہیں لہٰذا نئے فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جا سکتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-115 میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1249: **جناب علی عباس خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-115 فیصل آباد میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے کتنے منصوبہ جات موجود ہیں؟

(ب) کتنے منصوبہ جات چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت مذکورہ حلقہ میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون پی پی-115، فیصل آباد کا زیادہ تر علاقہ شہری ہے۔ تاہم کچھ علاقہ دیہی ہے جو کہ تین دیہاتوں پر مشتمل ہے جن میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں جو کہ متعلقہ دیہات کی یوزر کمیٹی کے زیر انتظام ہیں ان سیکموں سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. واٹر سپلائی سکیم چک نمبر198رب، مَیانوالہ۔
2. واٹر سپلائی سکیم چک نمبر199رب، فخر آباد۔
3. واٹر سپلائی سکیم چک نمبر199رب، گٹ والا۔

واسا فیصل آباد

اس وقت خیابان کالونی، سعید کالونی، امین ٹاؤن اور ملحقہ علاقوں میں واٹر سپلائی کی کچھ لائنز زیر تکمیل اور کچھ بچھائی جاچکی ہیں۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساؤتھ زون

دیہی علاقہ میں متذکرہ بالا صرف تین دیہات ہیں اور ان میں واٹر سپلائی سکیمز باخوبی چل رہی ہیں اور کوئی سکیم بند نہ ہے۔

واسا فیصل آباد

تمام پرانے منصوبہ جات مکمل فعال ہیں اور کوئی بھی خراب حالت میں نہ ہے۔

(ج) واسا فیصل آباد

اس حلقہ کی واٹر سپلائی سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے اور پانی کی استعداد بڑھانے کے لئے ایک منصوبہ ماسٹر پلان فیصل آباد نے تجویز کیا گیا ہے جس کی فنڈنگ (JICA) سے ہوگی اور اس کی لاگت 7۔ارب کے قریب ہوگی۔ اس کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں بھی تجویز کیا گیا ہے JICA نے سروے کے لئے کنسلٹنٹ تعینات کر دیئے ہیں جنہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ منصوبہ سال 2023 میں مکمل ہو جائے گا، جس سے جھال واٹر ورکس کی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور اس منصوبہ میں 30 کلو میٹر ٹرانسمیشن لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم شامل ہے۔

مزید برآں فیصل آباد میں 14۔ارب مالیت سے واٹر ریسورس فرنچ فیز۔ II، فرنچ ڈویلپمنٹ ایجنسی کے تعاون سے (AFD-Funding) زیر تکمیل ہے جس کے مکمل ہونے سے ان علاقہ جات میں پانی کی سپلائی میں مزید بہتری آئے گی۔

میانوالی: ٹولہ بانگی خیل میں واٹر سپلائی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*1505: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹولہ بانگی خیل ضلع میانوالی میں 2013 میں واٹر سپلائی کی سکیم مکمل ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیم مکمل ہونے کے باوجود ابھی تک اس گاؤں کے باسیوں کو پینے کے لئے پانی سپلائی نہیں کیا جارہا جس کی وجہ بجلی کے voltage کی کمی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کو چالو کرنے کے لئے ٹرانسفارمر کی خرید کے لئے فنڈز بھی فراہم کئے گئے تھے؟

(د) کیا حکومت اس سکیم کو جلد از جلد عوام کے مفاد کی خاطر جنریٹر پر چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بجلی کی وولٹیج کی کمی کا سامنا ہے جس کی وجہ سے پانی کی باقاعدہ سپلائی نہیں ہوتی۔

(ج) درست نہیں ہے۔

(د) مذکورہ سکیم کو سولر انرجی پر چلانے کے لئے PC-I میں شامل کر دیا گیا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر اگلے مالی سال میں سکیم کو سولر انرجی پر چلا دیا جائے گا۔

فیصل آباد: واسا میں مختلف آبادیوں کے سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*1542: **جناب حامد رشید:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ 7 چک ج ب فیصل آباد میں سیوریج اور واٹر سپلائی کا موثر نظام نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں 50 سال سے قائم مختلف آبادیوں کا سیوریج واسا فیصل آباد نے ریکوری کو بنیاد بناتے ہوئے بند کر رکھا ہے؟

(ج) حکومت واسا فیصل آباد میں مشینری اور فنڈز کی کمی دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) علاقہ 7 چک میں سیوریج سسٹم Faisalabad Area Upgradation Project (FAUP) کے تحت 1992 میں لگایا گیا تھا اور اس علاقہ میں سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے کوئی ڈسپوزل سٹیشن نہ بنایا گیا تھا اور تمام سیوریج سسٹم کو ایک مین لائن کے ذریعے پہاڑنگ نالہ میں ڈالا گیا تھا۔ اس چک کے رہائشی واسا کے واجبات ادا نہیں کرتے۔

واٹر سپلائی سکیم بھیFAUP کی طرف سے لگائی گئی تھی جس کے تحت 1870 کنکشن لگائے گئے تھے اور جن میں سے صرف54لوگ بل ادا کر رہے ہیں۔اس چک کی واٹر سپلائی کا مین کنکشن بند کیا گیا تا کہ ریکوری ہو سکے۔ بعد میں متعلقہ علاقہ کے پارلیمنٹیرین کی یقین دہانی پر کنکشن بحال کر دیا گیا لیکن ریکوری نہ ہو سکی۔

(ب) واسا درج ذیل پرائیویٹ ہاؤسنگ کالونیوں / آبادیوں کا سیور بند کرتا ہے

1. جو کہ ایف ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہوں۔
2. جنہوں نے کنکشن سے پہلے واسا سے کسی قسم کاNOCنہ لیا ہو۔
3. جو واسا کے واجبات دینے سے انکاری ہوں۔

(ج) واسا کے پاس سیور کے سلسلہ میں مناسب مشینری موجود ہے جو کہ جاپان نے مہیا کی ہے تاہم سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ماضی میں مشینری کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک سکیمADP میں بھجوائی گئی تھی جو کہ منظور نہ ہو سکی۔

مزید برآں واسا کے ٹیرف کو بڑھانے کے لئے سمری صوبائی کابینہ کے پاس منظوری کے لئے بھیجی جا چکی ہے اور اس کی منظوری کے بعد واسا کے پاس اپنے اخراجات کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے مناسب فنڈز دستیاب ہوں گے۔

لاہور کے علاقہ الحمد کالونی شجاع روڈ اچھرہ میں
گٹر کے پانی کی صاف پانی میں آمیزش سے متعلقہ تفصیلات

*1562: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الحمد کالونی، شجاع روڈ اچھرہ لاہور میں گٹروں کا پانی واسا کے صاف پانی کے ساتھ مکس ہو کر آرہا ہے جس کی وجہ سے شجاع روڈ کے رہائشی مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت واسا لاہور سے اس مسئلے کو فوری حل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) یہ درست نہ ہے مذکورہ علاقہ کے لوگوں کو سیوریج کی آمیزش والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جارہا ہے۔ جب بھی پینے کے پانی میں آلودگی کی آمیزش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً واسا کا عملہ موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کرتا ہے اور واٹر سپلائی لائن کی فلشنگ، کلورینیشن کرنے کے بعد پانی کے نمونہ جات لے کر انہیں واسا لیبارٹری میں ملک کے مقررہ معیار کے مطابق تجزیہ کیا جاتا ہے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رکھا جاتا ہے جب تک کہ پانی آلودگی سے پاک نہیں ہو جاتا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنے ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہی ہوتی ہے۔ تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے اور پانی میں آلودگی کے حوالے سے کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ مزید برآں الحمد کالونی سے ملحقہ کلفٹن کالونی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ موجود ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

لاہور: پی پی۔ 150 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1564: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔150 لاہور میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔150 لاہور کے متعدد علاقہ جات خاص کر یونین کونسل 58 لاہور محلہ اسلام پورہ احمد دین پارک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(د) مذکورہ حلقہ میں سال 19-2018 کے بجٹ میں نئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور حکومت مذکورہ علاقہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کب تک لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) حلقہ پی پی-150 لاہور میں واسا کے زیر انتظام 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے ہیں جو کہ تمام درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ پی پی-150 لاہور کے متعدد علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے۔ پی پی-150 لاہور میں 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس واسا لاہور کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ حلقہ کی یونین کونسل نمبر 58 میں چشتیاں لیڈیز پارک کے مقام پر بھی ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہے جو کہ درست کام کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں پانی پینے کے قابل نہ ہے۔ پینے کے پانی کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے کلورینیٹر سے پانی میں کلورین ملائی جاتی ہے۔ ٹیوب ویلوں اور گھریلو کنکشنز سے روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونہ جات کو حاصل کیا جاتا ہے اور واسا لیبارٹری میں پانی کے نمونہ جات کو ملک کے مقررہ معیار کے مطابق تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں 16 واٹر فلٹریشن پلانٹس پہلے ہی کام کر رہے ہیں اور لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اگر مزید کہیں ضرورت ہوئی تو وہاں پر واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا جاسکتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

لاہور: لیاقت آباد میں سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

443: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ ملحقہ آبادی لیاقت آباد کا سیوریج 30 سال پرانا ہے سیوریج کے پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے صاف پانی کی لائنوں میں شامل ہو گیا ہے اور لوگوں کے گھروں میں واٹر سپلائی والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جا رہا ہے؟

(ب) سال 19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ کے لئے کتنا بجٹ سیوریج کی سکیم کے لئے مختص کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں نیا سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لیاقت آباد کا سیوریج پرانا ہے لیکن درست کام کر رہا ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کو سیوریج کی آمیزش والا پانی پینے کے لئے فراہم کیا جا رہا ہے۔ مارچ 2019 میں مذکورہ علاقے سے پانی کے نمونہ جات لے کر واسا لیبارٹری میں چیک کئے گئے ہیں اور رپورٹ کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ کی کاپی منسلک ہے۔ جب بھی پینے کے پانی میں سیوریج زدہ پانی کی آمیزش کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت رفع کی جاتی ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنے ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہی ہوتی ہے۔ تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔

(ب) مالی سال19-2018 کے بجٹ میں مذکورہ علاقے کی سیوریج کی تبدیلی کے حوالے سے کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(ج) چونکہ مذکورہ علاقے کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے فی الحال سیور تبدیلی کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر189 ملک محمد احمد خان کا ہے۔جی، ملک محمد احمد خان! اسے پیش کریں۔

ضلع قصور: کھڈیاں چودھریاں والا کھوہ کے نزدیک ڈکیتی

189: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "دنیا نیوز"ٹی وی چینل مورخہ 17-اپریل2019 کی خبر کے مطابق ضلع قصور کھڈیاں کے نواحی گاؤں چودھریاں والا کھوہ کے نزدیک تین ڈاکوؤں نے قربان علی کو روک کر ایک لاکھ پانچ ہزار روپے کی نقدی چھین لی اور مزاحمت کرنے پر اس کو فائرنگ کرکے شدید زخمی کر دیا؟

(ب) اس کا مقدمہ کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے پولیس نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس حوالے سے مقدمہ نمبر244/19 مورخہ 24-04-2019 بجرم394 ت پ تھانہ کھڈیاں میں قربان علی ولد ابراہیم، سکنہ ڈھولن ہٹھار تحصیل و ضلع قصور کی مدعیت میں درج ہوا۔ اس میں حالات و واقعات اس طرح ہیں کہ جب یہ واقعہ رونما ہوا تو 15 پر کال چلی اور اس کے بعد پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچی چونکہ اس مقدمہ کا مدعی زخمی تھا اس کو پولیس ہی ہسپتال لے کر گئی اس کا باقاعدہ ڈاکٹ بنوایا اور اس کے بعد اس کا میڈیکل کروایا۔ میڈیکل کروانے کے بعد مدعی کو کہا کہ آپ ایف آئی آر کے اندراج کے لئے

درخواست دیں لیکن مدعی کی طرف سے درخواست دیر سے آنے کی وجہ سے اندراج مقدمہ میں تاخیر ہوئی۔

جناب سپیکر! میں ملک محمد احمد خان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ملزم کے خلاف پرچہ درج کیا جاچکا ہے اور اس کی گرفتاری بھی عمل میں آچکی ہے۔FIR کیوں delay کی گئی اس سلسلے میں متعلقہ ایس پی کو انکوائری کرنے کا کہا گیا ہے اس بات کو یقینی بنائیں کہ ذمہ داران کو تنبیہ کریں لیکن اس کے باوجود میں ملک صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ ملزمان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ مقدمہ عدالت میں پیش کیا جائے گا اور انشاءاللہ کوشش کی جائے کہ ملزم کو قانون کے مطابق سزا دلوائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 191 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ضلع ساہیوال کے گاؤں 5.R/78 میں چار سالہ بچی کے ساتھ زیادتی سے متعلقہ تفصیلات

191: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 18-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق ضلع ساہیوال کے گاؤں 5-R/78 میں چار سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کی گئی؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کی اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس حوالے سے ایف آئی آر بھی درج ہوئی اور پولیس نے 24 گھنٹے کے اندر اندر ملزم کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔ گرفتاری کے بعد اس کا جسمانی ریمانڈ لیا گیا ہے اب وہ ملزم جسمانی ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں ہے۔

جناب سپیکر! مزید ڈی این اے ٹیسٹ کروانے کے لئے لیبارٹری میں کیس بھیجا جاچکا ہے جیسے ہی رپورٹ آئے گی انشاءاللہ تعالیٰ اس کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اس مقدمے میں کون سی دفعات لگائی گئی ہیں اور اس کا ایف آئی آر نمبر بھی بتادیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مقدمہ نمبر 162/19 مورخہ 16-04-2019 بجرم 376 ت پ تھانہ فتح شیر درج کر لیا گیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 331 جو کہ سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی تھی اس تحریک التوائے کار کا جواب لے لیں۔

منسٹر صاحبہ! یہ تحریک التوائے کار میں نے کل آپ کی غیر موجودگی میں pending کر دی تھی کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری نے کل اس کا جواب نہیں دیا بلکہ بس اپنے دفتر کا بتایا ہے کہ ان کو دفتر نہیں ملا تو اس لئے آج اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دیں۔

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں خطرناک حد تک اضافے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر/ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا ہے اس کے مطابق اس بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہ حالیہ سروے جو کہ Bureau of Statistics اور دیگر تکنیکی شراکت داروں بشمول پنجاب ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تعاون سے کیا گیا ہے اس کے نتائج جو اخباری تراشوں میں بیان کئے گئے ہیں وہ درست ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ کی کاوشوں سے ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کی روک تھام کے لئے ایک پائیدار اور جامع حکمت عملی تیار کر لی گئی ہے جو کہ ٹھوس اور منظم اقدامات پر مشتمل ہے۔ اس

حکمت عملی کے تحت تین مرکزی شراکت دار، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ PKLI اور سپیشلائزڈ ہیلتھ و میڈیکل ایجوکیشن شامل ہیں جو کہ ہیپاٹائٹس کے زیر نگرانی اقدامات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں منظم خدمات برائے سکرینگ، ویکسینیشن، تشخیص اور علاج کی سہولیات ضلعی ہیڈکوارٹرز، تحصیل ہیڈکوارٹرز اور ٹیچنگ ہسپتالوں میں مہیا کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! 116 ہیپاٹائٹس کلینک، وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ، 17 ہیپاٹائٹس کلینک اور GI Suits جو کہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اور 23 ہیپاٹائٹس کلینک PKLI کے زیر انتظام قائم کئے گئے ہیں۔ یہ تینوں شراکت دار ایک دوسرے کے ساتھ اپنے دستیاب وسائل کے ذریعے بھرپور تعاون کرتے ہوئے تشخیص اور ادویات سے متعلق خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! محکمہ نے اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ 80 ہزار مریضوں کی ادویات کے کورس Tertiary ہسپتالوں سے حاصل کرکے ہیپاٹائٹس سی کے مریض جو کہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ادویات کے منتظر ہیں ان کو مہیا کی گئیں تاکہ وقتی بحران حل ہو سکے۔

جناب سپیکر! ایک آگاہی اور شعور کی مہم بھی زیر غور ہے تاکہ ہیپاٹائٹس کے بارے میں سیاسی شعور اور وابستگی کو یقینی بنایا جاسکے اور اس ضمن میں پارلیمنٹیرین کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے تاکہ ہیپاٹائٹس کو موجودہ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل رکھا جائے۔ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے آئندہ آنے والے PC-I کو WHO کی End Hepatitis 2030 کی ترجیحات سے مطابقت رکھتے ہوئے ترتیب دیا جارہا ہے تاکہ Sustainable Development Goal کے اہداف کو مکمل کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/361 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے۔ یہ پڑھی جاچکی ہے۔ وزیر قانون آپ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا تھا۔

ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی غیر قانونی تعیناتی

(---جاری)

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار محترمہ نے regarding the appointment of Advocate General Punjab پیش کی تھی۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کے لئے جو معیار ہے یہ باقاعدہ آرٹیکل 140 کے تحت Constitution of Pakistan میں mentioned ہے۔

> The Governor of each Province shall appoint a person, being a person qualified to be appointed a Judge of the High Court, to be the Advocate General for the Province

جناب سپیکر! اسی کے مطابق ان کی appointment کی گئی ہے ان کے credential کے مطابق ایک انتہائی اہل شخص کو appoint کیا گیا ہے اور میں ان کے credentials کے متعلق یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے ستمبر 1987 میں گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کی اور اس کے بعد London School of Economic سے LLB Honor's کیا، اس کے بعد 1992 میں The Honourable Society of Lincoln's Inn London, England سے Bar at Law کیا اور جون 95-1994 کو Harvard University سے ITP Course کیا جو کہ comparable to LLM ہے یعنی وہ انتہائی qualified person ہیں اور ان کے کم از کم 100 سے زائد reported cases ہیں جن کی لسٹ میرے پاس موجود ہے جو کہ میں معزز ایوان کی میز پر رکھ دوں گا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی بے ضابطگی نہیں ہوئی اور جو بھی لیگل طریق کار تھا اس کو adopt کیا گیا ہے اور میں مزید یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک التوائے کار میں یہ تاثر دیا گیا تھا کہ شاید سیاسی بنیاد پر ان کی تقرری کی گئی ہے لہٰذا ان کی

تقرری سیاسی بنیاد پر نہیں کی گئی بلکہ purely professional person کو ایڈووکیٹ جنرل تعینات کیا گیا ہے۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری یہ تحریک پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کیونکہ احتجاج وکلاء برادری کے اندر بھی چل رہا ہے اور عام آدمی بھی اس کو سمجھ رہا ہے۔ جتنی ماشاءاللہ انہوں نے اُس کی خوبصورت CV پیش کی ہے اُس کے مطابق اس سے کہیں زیادہ competent لوگ موجود تھے اور اس سے زیادہ cases کو نمٹانے والے لوگ تھے۔

جناب سپیکر! میرا مقصد یہی تھا کہ سیاسی سفارش کے ذریعے اُس بندے کو وہاں پر appoint کیا۔ یہ بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں کہ ہم نے پورے معیار کو fulfill کرنے کے بعد وہاں پر بھرتی کیا ہے لیکن اگر ایسی بات ہے تو پھر لوگ کیوں احتجاج میں کھڑے ہیں؟

جناب سپیکر! مجھے بطور اپوزیشن ممبر یہاں پر کھڑے ہو کر کیوں بات کرنی پڑی آخر کہیں نہ کہیں بات موجود تھی کہ اُس کو سفارش پر بھرتی کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر معزز وزیر قانون سے یہ request کرنا چاہوں گی کہ مہربانی فرما کر اس کو review کریں کیونکہ وکلاء برادری کے اندر بھی احتجاج موجود ہے اور اس سے کہیں زیادہ competent لوگ موجود ہیں جو اس سے اچھی اپنی سروسز حکومتِ پنجاب اور عدالت کو دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! اُن کا سیاسی تو کوئی background نہیں ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلے نمبر پر یہ کہ اُن کا کوئی political background نہیں ہے، دوسرے نمبر پر وہ highly professional ہیں، تیسرے نمبر پر یہ کہ اگر ایک ہزار آدمی اسی کوالیفکیشن کے موجود ہیں تو گورنمنٹ کی یہ discretion ہوتی ہے کہ وہ کس کو لگاتی ہے لہٰذا گورنمنٹ نے اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے ایک اہل آدمی کو لگایا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ ذرا تشریف رکھیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر332 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور کے تعلیمی اداروں میں منشیات کی سر عام فروخت

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 15-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے اندر نشہ آور ادویات کے استعمال سے ماہانہ پانچ اموات ہو رہی ہیں۔ یہ بھی شائع ہوا ہے کہ نشہ آور ادویات کے استعمال میں نوجوان نسل بہت آگے نکل چکی ہے جس کی والدین کو خبر ہے اور نہ ہی حکومت کوئی خاطر خواہ اقدامات کر رہی ہے۔ بعض تعلیمی اداروں کے اندر بھی منشیات کی سر عام فروخت جاری ہے جس کے اندر کوکین، آئس، ہیروئن، ایم ڈی کی گولی اور ایکس ٹی آئی کی گولیاں شامل ہیں۔ حکومتی اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے اور ہمارے تعلیمی ادارے منشیات کے اڈے بنتے جا رہے ہیں۔ یہ نہ صرف لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے بلکہ قوم کے مستقبل کا بھی معاملہ ہے جس کی وجہ سے صوبہ بھر کی عوام کے اندر شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور بچوں کے والدین شدید پریشانی کا شکار ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلق یہ تحریک ہے لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے میں جناب محمد اشرف رسول کا پوائنٹ آف آرڈر لے لوں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے پچھلے اجلاس میں کچھ کاغذات میں یہ کہا تھا کہ تبدیلی سرکار نے ایسی تبدیلی کی ہے کہ 2012 میں جو لوگ فوت ہو چکے تھے وہ 2019 میں اٹھ کر آ کر رجسٹریاں کروا رہے ہیں جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی مہربانی کرتے ہوئے چٹھیاں لکھیں لیکن اُس کا کوئی result نہیں آیا۔ میں نے اس سلسلے میں تحریک التوائے کار جمع کروائی ہے لیکن میں معذرت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ میں جو بھی بزنس لاتا ہوں اُس کو کسی نہ کسی بہانے واپس کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بالکل genuine issue ہے اور جب آپ وزیر اعلیٰ تھے اُس وقت اسی پلاٹ پر آٹھ بندے قتل ہو چکے ہیں لیکن اب دوبارہ وہی حرکت ہو رہی ہے لہٰذا مہربانی فرما کر اس تحریک التوائے کار کو take up کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

تعلیمی اداروں میں منشیات کے کاروبار اور استعمال کو روکنے کے لئے ہاؤس کی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ محترمہ نے سکولوں میں نشہ آور چیزوں کی فروخت کا ذکر کیا ہے یہ بڑا ہی اہم issue ہے۔ مجھے اس پر اعتراف کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی کہ اس پر بہت بہتر کام جو ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہو سکا۔ حالیہ دنوں میں دو ٹی وی پروگرامز کے ذریعے جب highlight کر کے بتایا گیا کہ اصل معاملہ کیا ہے جس کا ذکر ابھی معزز ممبر نے بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ آپ وزیر قانون کی سربراہی میں اس ہاؤس کی ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو اس پر اٹھائے جانے والے اقدامات پر پوری رپورٹ حاصل کر کے جناب کی خدمت میں اور ہاؤس کے سامنے پیش کرے کیونکہ یہ بڑا burning issue ہے۔ اس نشے کی لعنت نے پورے معاشرے کو خاص کر teen agers کو برباد کیا ہوا ہے اور یہ لعنت سرایت کر رہی ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں ان لوگوں کا اس طریقے سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ اگر اس پر stern actions نہ لئے گئے اور کوئی پالیسی formulate نہ ہوئی تو معاملہ حل نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ kindly اس پر کوئی کمیٹی ضرور form کروا دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I am raising the issue as a Parliamentarian and a representative of PML (N). The way Prime Minister Imran Khan addressed Bilawal Bhutto as "Sahiba". Trying to mock someone using female reference is strongly condemnable behaviour...

(قطع کلامیاں)

Mr Speaker! As a woman I am offended and shocked.

جناب سپیکر! یہ mind set کہ اگر ایک مرد کو عورت سے تشبیہ دے کر اُس کو کمزور یا بے بس سمجھا جائے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری ایسی خواتین آئی ہیں جیسے فاطمہ جناح صاحبہ، بے نظیر بھٹو اور عاصمہ جہانگیر who made us proud یہاں تک کہ خان صاحب نے کینسر ہسپتال اپنی والدہ شوکت خانم صاحبہ کے نام سے موسوم کیا لہٰذا اس طرح کی statements جو عورتوں کو undermine کرتی ہیں وہ نہ دی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آگیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! جو بات ملک محمد احمد خان نے کی ہے یہ واقعی بڑی serious ہے۔ سکولوں، کالجوں اور جگہ جگہ پر نشہ آور گولیاں اور دیگر نشہ چل رہا ہے تو اس پر میرے خیال میں ہاؤس کی کمیٹی بن جائے تو سب کی input آجائے گی۔ اس میں ہیلتھ والے بھی ساتھ ہوں گے۔ اس پر کوئی concrete proposal آئے تاکہ اس کی implementation ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے جو یہ سامنے لے کر آئے ہیں۔ Drug addiction کے سلسلے میں جیسے آپ نے کہا ہم سب کو مل کر کام کرنا پڑے گا اور اپوزیشن اور ہم سب بیٹھ کر اس پر کام کریں گے۔ ہم نے already ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کے اندر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن والوں کو اس لئے شامل کیا ہے کیونکہ وہ responsible ہیں۔ اس issue پر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور لاء ڈیپارٹمنٹ سب مل کر ایک ٹھوس قسم کی پالیسی بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اسی لئے کہا ہے اور اس میں آپ کی بھی input آجائے گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم سب اس میں اپنی اپنی input دے دیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ کی سربراہی میں ہاؤس کی کمیٹی بن جائے جس میں ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی ہوں اور اپوزیشن بھی ساتھ ہو۔ آپ سب مل کر کوئی solid concrete proposal for implementation بنائیں تاکہ ضلع وار سکول identify کر کے proper انتظام کیا جائے۔ ویسے بھی intelligence کے ذریعے پورا پتا بھی چل سکتا ہے۔ جیسے ہم نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے حوالے سے Intelligence کی بڑی مدد لی تھی کہ کون کون سے گینگ ہیں جو بچوں کو mold

لگا کر بھیک مانگنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ ملک محمد احمد خان کی بات ٹھیک ہے کہ اس issue پر کام کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ ہم ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! نہر کے دونوں طرف بھی یہ کام عروج پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ وہ سب آ جائے گا۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں محترمہ حنا پرویز بٹ کی بات کو ذرا آگے بڑھاتے ہوئے تھوڑی سی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری محمد اقبال! بس اس پر بات ہو گئی ہے اور اب آپ اس لڑائی کو آگے نہ بڑھائیں۔ تشریف رکھیں۔ جناب محمد بشارت راجا! Reports lay کر دیں۔

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

MR SPEAKER: Minister for Law!

مدبندی حسابات، حکومت پنجاب

برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2015-16.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2015-16 have been laid and referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

آر ڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر
محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Private Housing Schemes under RDA Rawalpindi, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Private Housing Schemes under RDA Rawalpindi, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر
محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Urban Water Supply and Drainage Scheme Dinga city, District Gujrat, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Urban Water Supply and Drainage Scheme Dinga city, District Gujrat, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16. has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جنکشن کی تعمیر پر محکمہ ایچ یوڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال15-2014کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Construction of Signal Free Junction at new Azadi Chowk, Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Year 2014-15.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Construction of Signal Free Junction at new Azadi Chowk, Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for the Year 2014-15 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year. Minister for Law!

ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروٹیکشن ورکس پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on Flood Protection Works in Multan & D.G. Khan Zones, Irrigation Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on Flood Protection Works in Multan & D.G. Khan Zones, Irrigation Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.2, for examination and report within one year.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کل کے اجلاس میں ملک محمد احمد خان اور باقی دوستوں نے ایک چیز point out کی تھی اور اس پر جناب نے حکم دیا تھا کہ میں چیک کر کے بتاؤں کہ پرسوں اسمبلی کے باہر جو احتجاج ہوا ہے اس میں کوئی پارلیمنٹیرین کے خلاف ایف آئی آر تو درج نہیں ہوئی تو میں یہاں پر عرض کرنا چاہتا تھا کہ میں نے یہ چیک کر لیا ہے کہ کسی بھی پارلیمنٹیرین کے خلاف کوئی پرچہ درج نہیں ہوا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Members of the District Council and Chairman، اگر اس ایف آئی آر میں 150 افراد کا نام نامعلوم کے طور پر شامل کیا گیا ہے تو میری یہ درخواست ہو گی اور یہ propriety demand کرتی ہے وہ political protest تھا، میرا right تھا to come and register جو میرا احتجاج تھا وہ میں نے اسی ہاؤس کے سامنے کروانا تھا تو ہم نے کروایا۔ ہم بھی اس کے participants تھے اور ہم بھی وہاں پر موجود تھے۔ Recorded ہیں ہم اور میڈیا پر چلا ہے تو اس ایف آئی آر کو kindly Law Minister اپنے پاس منگوا کر دیکھ لیں کہ جو دفعات لگائی گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جی، اس ایف آئی آر کو دیکھ لیں اور ملک محمد احمد خان کو بھی ساتھ بٹھالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26-اپریل 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔